01 (ii) ذیل کے شعر میں ردیف اور قافیہ تلاش کر کے لکھیے۔

دوستوں نے جب ہمیں دغا وفا کے نام پر ۔ دشمنوں کی دشمنی پر پیار آیا ہے بہت

کوششِ ترکِ تعلق نے رلایا ہے بہت
بھولنا چاہا جب اس کو یاد آیا ہے بہت

اک تبسم کے لیے سو بار آنکھیں نم ہوئیں
زندگی اے زندگی! تو نے رلایا ہے بہت

دوستوں نے جب ہمیں دغا وفا کے نام پر
دشمنوں کی دشمنی پر پیار آیا ہے بہت

سر اٹھا کر چلچلاتی دھوپ میں کیجیے سفر
سر جھکائیں تو گھنے پیڑوں کا سایا ہے بہت

ڈھونڈنے جائیں سکونِ دل کہاں فرصت کہ ہم
وحشتوں کا ہر گلی کوچے میں سایا ہے بہت

02 ۲ ویب شکل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

شاعر نے
- کوششِ ترکِ تعلق کیا تو — ______
- جب بھولنا چاہا تو — ______
- دشمنوں کی دشمنی پر — ______
- سر جھکائے تو — ______

02 ۳ درج ذیل الفاظ کی جمع غزل سے تلاش کر کے لکھیے۔

(i) دوست (ii) پیڑ

02 ۴ دورِ حاضر میں "وحشتوں کا ہر گلی کوچے میں سایا ہے بہت" اس مصرع پر اپنا ردِ عمل پیش کیجیے۔

حصہ سوم : سرسری مطالعہ

(04) سوال نمبر ۳ ذیل کے اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی گئی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

02 الف ویب شکل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

مختلف موضوعات کی کتابیں
- ______
- ______
- ______
- ______

مطالعہ کا چسکا کب پڑا، یہ یاد نہیں۔ ہوش سنبھالا تو اپنے کتابوں کا شیدا پایا۔ خالہ اماں کے گھر پوری الماری کتابوں کی بھری موجود تھی۔ بھائی جان کو یہ شوق تھا کہ جو بھی کتاب یا رسالہ ہمارے کام کا شائع ہو، وہ بہنوں کے لیے خرید کر بھیجیں۔ کسی بھوکے کے سامنے اتنے خوان نعمت ہوں تو وہ کیسے بھوکا رہ سکتا ہے۔

دس بارہ سال کی عمر تک میں ہر قسم کی کتابیں جو میری راہ میں آئیں، پڑھ چکی تھی۔ بچوں کی کتابیں، لڑکیوں کی کتابیں، عورتوں کے لیے لکھی گئی کتابیں، جاسوسی کتابیں، ادبی کتابیں، شاعروں کے دیوان، مثنویاں، مسدسِ حالی وغیرہ جو بھی کتاب ہاتھ لگ جاتی، سمجھ میں آتی یا نہ آتی، پڑھی ضرور جاتی تھی۔ عمر کے ساتھ شوق میں ترقی ہوتی گئی، ذوق بہتر ہوا، سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوئی۔ کہانیوں اور ناولوں کے ساتھ ساتھ شاعروں کو بھی پڑھنا شروع کیا۔ میرے پاس اس زمانے کی ایک کاپی ہے جس میں، میں اپنے پسند کے شعر اور نظمیں، غزلیں نقل کیا کرتی تھی۔ پسندیدہ اشعار کہیں نہ کہیں لکھ لینے کا شوق کم و بیش ہمیشہ رہا اور اب بھی ہے۔